بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے ادب گستاخ فرقے کو بتادے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلبیت

حدیث شریف میں صرف تین دن سوگ رکھنے کی اجازت ہے لیکن آج تک لوگ پٹنے کا رواج ختم نہیں ہوا آخر کیوں نہ ہوان حضرت زینب رضی اللہ عنہ کی بدعا جو ہے کہ قیامت تک یہ لوگ اپنے آپ کو پیٹتے رہیں گے۔اس میں روایتِ اہلِ سنت کے علاوہ ان کے مذہب سے بھی ثابت کروں گا کہ ماتم کرنا صحیح نہیں ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ میں رسول کریم (ﷺ) کی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ توالٰی عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا باپ ابوسفیان بن حرب فوت ہوا تو انہوں نے خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔صرف رسول کریم (ﷺ) سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا:

کسی عورت پر جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے ،حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ میت پر سوگ کرے۔مگر خاوند پر چار مہینہ اور دس دن جائز ہے۔

زینب کہتی ہیں پھر میں زینب بن جحش کے پاس گئی جب ان کا بھائی فوت ہوا تو انہوں نے بھی خوشبو استعمال کی اور یہی فرمایا کہ مجھے کچھ حاجت نہ تھی صرف رسول کریم (ﷺ) کو سنا کہ آپ منبر پر فرماتے ہیں ۔"لا یحل لا مراۃ"

(الحدیث بخاری و مسلم)

﴿خاتون جنت کو صبر کا حکم﴾

مشکوۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی پوشیدہ بات کی تو آپ روئیں۔پھر آپ نے ان کا حزن معلوم کر کے دوبارہ پوشیدہ بات کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پریں۔میں نے دریافت کیا تو انہوں نے نہ بتایا۔پھر جب حضور (ﷺ) کا وصال ہوا تو میں نے دریافت کیا ۔فرمایا اب بتاتی ہوں پہلی بار آپ نے یہ خبر دی تھی کہ جبریل ہر سال میرے ساتھ قران شریف کا ایک بار ورد کیا کرتے ہیں تھے ۔اب اس نے میرے ساتھ دو دفعہ ورد کیا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ اب میری وفات قریب ہے۔

فا تقی اللہ و اصبری

پس اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا

تو میں رو پڑی تھی۔ جب آپ نے میرا رونا سیکھا تو فرمایا تھا۔اے فاطمہ! کیا تو راضی نہیں کہ تو اہل جنت کی تمام بیبیوں کی سردار ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تو سب اہل بیت سے پہلے میرے پیچھے آئے گی تو میں ہنس پڑی تھی ۔(متفق علیہ یعنی امام بخاری و امام مسلم کا اتفاق ہے اس پر) اس حدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ رسول کریم (ﷺ) نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبر کی وصیت فرمائی

ماتم کرنے والوں کی کتب سے ثبوت

حیات القلوب جلد۲ صفحہ نمبر۶۶۳ میں ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ حضرت امیر المومنین جب حضور (ﷺ) کے غسل سے فارغ ہوئے تو:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم (ﷺ) کے روئے مبارک سے کپڑا ہٹایا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی زندگی بھر میں اور موت کے بعد بھی پاکیزہ اور طیب ہیں۔

آپ کی وفات سے وہ چیز بند ہوگئی جو کسی پیغمبر کی وفات سے بند نہ ہوتی تھی یعنی نبوت اور وحی کا نزول ہونا۔

آپ کی مصیبت اس قدر عظیم ہے کہ دوسروں کی مصیبت سے ہمیں مطمئن کردیا۔آپ کی مصیبت ایک عام مصیبت ہے کہ سب لوگ یکاں دل گیر ہیں۔

اگر آپ صبر کا حکم نہ دیتے اور جزع وفزع سے منع نہ کرتے تو ہم اس مصیبت پر تمام سر کا پانی بہادیتے اور تیری مصیبت کے درد کی کوئی دوا نہ کرتے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ میری وفات پر جزع وفزع نہ کرنا تو واضح ہوگیا جب رسول کریم (ﷺ) کی وفات پر جزع وفزع منع ہے تو آپ کے اہل بیت پر کیسے جائز ہوسکتا ہے

تہذیب صفحہ نمبر ۲۳۸ اور وسائل الشیعہ جلد۳ صفحہ نمبر ۱۷۳ میں محمد بن مسلم سے روایت ہے

کسی کو جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ رکرے مگر عورت کو اپنے خاوند کی موت پر عدت گذرنے تک سوگ کی اجازت ہے